3662 - مردوں کے لیے اصلی ریشم پہننے کی ممانعت کیوں ہے ؟

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مرد حضرات کے لیے ریشم پہننا کیوں ممنوع ہے، حالانکہ جنت میں وہ ریشم زیب تن کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی حکم دینے اور کسی چیز سے منع کرنے میں بہت حکیم ہے، وہ بلند و بالا ہے، بندوں کو وہی حکم دیتا ہے جس میں کوئی حکمت اور مصلحت ہوتی ہے، اور جس سے منع کرتا ہے اس میں ضروری کوئی خرابی اور فساد ہوتا ہے، اور احکام و نواہی میں یہ حکمتیں بعض اوقات مخلوق کے سامنے آ جاتی ہیں اور ظاہر ہو جاتی ہیں، اور بعض اوقات ظاہر نہیں بھی ہوتیں اور ان کے احاطہ علم میں نہیں آتیں، چاہے اسی معاملہ اور حکم میں اللہ کی حکمت ہو.

چنانچہ جب یہ معلوم ہو گیا تو پھر کسی عمل کو حکمت معلوم ہونے کے ساتھ معلق کرنا صحیح نہیں، کہ اس کی حکمت معلوم ہو گی تو عمل کرینگے، اور حکمت معلوم ہو گی تو اس سے ممنوعہ کام پر عمل نہیں کرینگے، بلکہ شرعی حکم کو جتنی جلدی ہو سکے نافذ اور اس پر عمل کرنا چاہیے، چاہے اس کی حکمت ظاہر ہو یا نہ ہو، اگر حکمت کا پتہ چل جائے اور ظاہر ہو جائے تو الحمد للہ، اور اگر ظاہر نہ ہو تو مسلمان کے لیے حکمت سے جہالت حکم شرعی پر عمل کرنے میں مانع نہ ہو، بلکہ اسے اس شرعی عمل کی تطبیق اور تنفیذ میں جلدی کرنی چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کو حقیقتا ماننا اور تسلیم کرنا یہی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے، اور اسلام یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کے سامنے سرتسلم خم کر دیا جائے، اور اللہ کا مطیع و فرمانبردار بنا جائے، اور پھر انسان کا ایسے امور کے ساتھ اعمال کو معلق کرنا جو اسے ہو سکتا ہے مطمئن کر دیں، اور ہو سکتا ہے اسے مطمئن نہ کر سکیں یہ حقیقت میں اپنی عقل اور اپنی خواہشات کا پیروکار اور مقلد ہے، نا کہ اپنے پروردگار اور مولا عزوجل کا.

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ تشریعی احکام کی حکمت اور ا حکام کے پیچھے کیا اسباب ہیں

تلاش کرنا ہی ترک کر دیا جائے، یا پھر اس میں غور و خوض حرام قرار دیا جائے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حکم شرعي پر عمل کرنے کو حکمت کے ظہور سے معلق اور مربوط نہ کیا جائے.

دوم:

دنیا میں کسی چیز کا حرام اور آخرت میں مباح ہونے میں تلازم نہیں ہے، اس سے آخرت کو دنیا پر قیاس کرنا صحیح نہیں، کیونکہ ہر ایك کے احکام مختلف ہیں، اور آخرت یا جنت میں کسی چیز کا مباح ہونے پر قیاس کرتے ہوئے دنیا میں اسے مباح کہنا بھی صحیح نہیں، اگر ایسا کیا جائے تو پھر تو جو اشیاء دین میں حرام ہیں اوران کا علم دینی ضرورت ہے مثلا شراب نوشی، اور چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں رکھنا، اور موسیقی و گانا بجانا وغیرہ دوسرے حرام کام کو بھی مباح کرنا کر دیا جائیگا.

سوال میں جو اشکال پیش کیا گیا ہے کہ ریشم دنیا میں حرام ہے حالانکہ جنت میں مباح ہو گی، یہ اشکال قابل قبول نہیں بلکہ مردود ہے.

سوم:

علماء کرام نے دنیا میں مردوں کے لیے ریشم حرام ہونے کی حکمت کے متعلق بات کی ہے، ان علماء میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، اس کے متعلق زاد المعاد میں انہوں نے بہت اچھی کلام کی ہے:

علت اور حکمت ثابت کرنے والے بہت زیادہ ہیں، ان میں سے کچھ وہ بھی ہیں جنہوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ: شریعت نے اسے حرام اس لیے کیا ہے تا کہ نفس اس سے صبر کرے، اور اسے اللہ کے لیے ترک کر دے، تو اسے اس پر اجروثواب حاصل ہو گا.

اور کچھ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ:

یہ ریشم اصل میں عورتوں کے لیے پیدا کی گئی ہے جس طرح سونے کے زیورات ہیں، تو مردوں کے لیے اس لیے حرام ہے کہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے.

اور بعض کا کہنا ہے: اس لیے حرام کی گئی ہے کہ یہ فخر و تکبر اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کا باعث بنتی ہے.

اور کچھ کہتے ہیں: یہ اس لیے حرام کی گئی ہے کہ ریشم جسم کے ساتھ لگنے سے مردانگی کی بجائے عورت پن اور ہیجڑا پن پیدا کرنے کا باعث ہے، اور یہ مردانگی کی ضد ہے، کیونکہ ریشم پہننے سے دل میں نرمی اور عورتوں کی صفات پیدا ہوتی ہیں، جو کسی پر مخفی نہیں، چاہے وہ لوگوں میں سب سے زیادہ مردانگی والا ہی کیوں نہ ہو، ریشم کا لباس پہننے سے اس کی مکمل مردانگی چاہے ختم نہ بھی ہو لیکن اس میں کمی ضرور کریگی، اور جو اسے

سمجھنے سے قاصر ہو اور اس کی سمجھ موٹی ہو تو وہ اسے حکمت سے پر شارع کے سپرد ہی کر دے"

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 80).

واللہ اعلم .